حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(از جناب ملک ابو المحمود صاحب سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سالے ام المومنین حضرت ام حبیبہؓ کے بھائی[1] کاتب وامین وحی[2] حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے رازدار[3] حلیم[4] سخی[5] - غازی اسلام - فاتح ممالک عام[6] - خلیفۃ الرسول[7] - خوبصورت - سرو قد - گورے چٹے بارعب[8] - حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور تین خلفائے راشدین کے مقرر فرمودہ گورنر[9] - امیر المومنین حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ ہجرت سے بیس سال قبل مکہ شریف میں پیدا ہوئے[10] اور حدیبیہ کے دن مشرف بہ اسلام ہوئے[11] شجرہ نسب حسب ذیل ہے۔

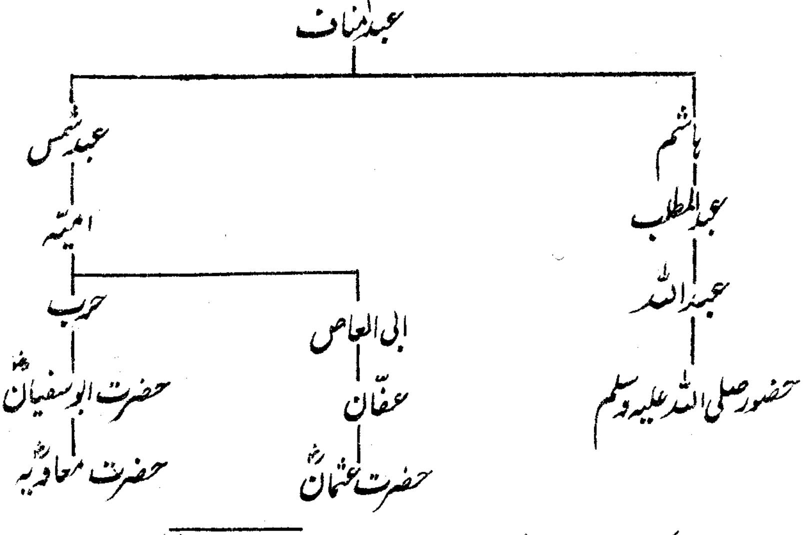

یعنی رشتہ کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت معاویہؓ کے چوتھی پشت سے عم محترم ہوتے ہیں اور حضرت عثمانؓ، حضرت معاویہؓ کے بھائی ہوتے ہیں۔

حوالجات از تطہیر الجنان مصنفہ ابن حجر مکیؒ [1] ص ۲ [2] ص ۲۰-۱۴ [3] ص ۱۹ [4] [5] [6] [7] ص ۲۱-۲۳ [8] ص ۱۳ [9] تاریخ اسلام شوق ایڈیشن انیسواں ص ۵۰۴ [10] ص ۹ - مفصل احادیث اور حالات آگے آتے ہیں [11] ۶۵-۱۰ طبری حالات خلافت حضرت معاویہؓ

اب میں تطہیر الجنان سے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مناقب نقل کرتا ہوں یہ کتاب علامہ ابن حجر مکیؒ کی تصانیف میں سے ہے۔ امام موصوف کا تعارف مولانا عبدالحی مرحوم لکھنوی اپنی تصنیف التعلیقات السنیہ علی الفوائد البھیہ میں اس طرح کراتے ہیں کہ

کان بحرا فی الفقہ امام اقتدی	یعنی وہ فقہ میں ایسے سمندر تھے کہ (ان کے
بہ الائمۃ وھمام صار فی اقلیم	دور کے آئمہ فقہا نے بھی ان کی اقتدا کی ہے
الحجاز مصنفاتہ فی العصر یعجز	وہ حجاز کے بہت بڑے علامہ تھے اور ایسے
من الاتیان بمثلہ المعاصرون۔	بے مثل مصنف کہ ان کے ہم عصر ان کے
	سامنے عاجز تھے۔

ہندوستان کے شیخ علی متقی جونپوری جو کتاب کنز العمال اور تصانیف کثیرہ کے مصنف ہیں اور اولیاء اللہ میں شمار کئے جاتے ہیں آپ ہی کے شاگرد تھے۔ انہوں نے مکہ شریف میں آپ ہی سے سند حدیث حاصل کی تھی۔ پھر مدینہ شریف میں ۲ جمادی الاول ۹۷۵ھ کو وفات پائی۔ (از تاریخ اولیاء گجرات ص۱۰۱) اور اسی سال ابن حجر مکیؒ نے مکہ شریف میں رحلت فرمائی۔ [۱]

علامہ ابن حجر مکیؒ دسیوں احادیث حضرت معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے مناقب میں لائے ہیں اگرچہ آپ محدثین کے اس اصول کو تسلیم فرماتے ہیں کہ مناقب میں ضعیف حدیث بھی حجت ہوتی ہے (ص۱۴) تاہم حضرت معاویہؓ کے مناقب کے متعلق متعدد احادیث پر انہوں نے کافی بحث کی ہے کہ اگر وہ نقل کی جائے تو مضمون ہذا بھی ایک مستقل تصنیف ہو جائے۔ اس لئے میں نے اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے چند احادیث کا صرف اردو ترجمہ درج کر کے کتاب مذکور کا صفحہ درج کر دیا ہے اگر آپ بحث اور جملہ احادیث یا ان کے ماخذ معلوم کرنا چاہیں تو اصل کتاب [۲]

[۱] اردو تطہیر الجنان ص۳ [۲] اصل عربی کتاب علامہ ابن حجر مکیؒ ہی کی ایک مشہور کتاب الصواعق المحرقہ فی الرد علی اھل البدع والزندقہ مطبوعہ ۱۳۲۴ھ میمنیہ مصر کے حاشیہ پر طبع ہو چکی ہے۔ سبب تالیف میں لکھا ہے کہ میں نے یہ کتاب ہمایوں بادشاہ ہند کے شدید مطالبے پر لکھی ہے کیونکہ اس کے علاقے میں بعض لوگ شیعہ حضرات حضرت معاویہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں (ص۳-۴)

واقعہ یہ ہے کہ علامہ ابن حجر مکیؒ کا یہ رسالہ اپنے موضوع پر خوب ہے۔ (رحیق)

عربی یا مترجم مولانا عبدالشکور لکھنوی کی دیکھیں۔ جو کتاب میرے پاس ہے وہ مترجم کا دوسرا ایڈیشن ہے جو کہ ۱۳۴۹ھ میں شائع ہوا اور میں نے صفحات کا حوالہ اسی ایڈیشن کا دیا ہے۔

مناقب حضرت معاویہؓ | (۱) صحیح بخاری بواسطہ طاؤسؒ حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرت معاویہؓ نے کہا کہ میں نے قینچی سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کترے تھے۔ امام احمدؒ نے انہی ابن عباسؓ سے یہ مزید روایت کیا ہے کہ حضرت معاویہؓ نے کہا کہ میں نے مروہ کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کترے تھے یہ دلیل اس بات کی ہے کہ حضرت معاویہ فتح مکہ سے پہلے مسلمان ہو چکے تھے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واقعہ عمرہ میں بال کتروائے تھے۔ حجۃ الوداع میں حضور نے بال نہیں کتروائے (مفصل بحث دیکھو ص۱۳)

(۲) کاتب نبوی تھے | صحیح مسلم وغیرہ سے یہ ثابت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب تھے (ص۱۴)

(۳) ہادی اور مہدی تھے | ترمذی کی حدیث حسن میں ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہؓ کے لئے دعا مانگی کہ یا اللہ ان کو ہدایت والا اور ہدایت یافتہ بنا دے (ص۱۷)

(۴) حلیم اور سخی تھے | حافظ حرث بن اسامہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا معاویہ بن ابو سفیان میری امت میں سب سے زیادہ حلیم اور سخی ہیں (ص۱۸)

(۵) رازدار تھے | محب طبریؒ نے ریاض النضرۃ میں دس صحابہ صدیق اکبرؓ، فاروق اعظمؓ عثمان غنیؓ۔ علی مرتضٰیؓ۔ طلحہؓ۔ زبیرؓ۔ سعید بن العاصؓ۔ عبدالرحمان بن عوفؓ۔ ابوعبیدہ بن الجراح سعد بن وقاصؓ رضی اللہ عنہم کے فضائل میں ایک حدیث ذکر کی ہے جس میں حضرت معاویہؓ کے بارے میں آپ کا فرمان ہے کہ میرے رازدار معاویہ بن ابی سفیان ہیں۔ بعدہٗ فرمایا جو شخص ان سے محبت کرے گا وہ نجات پائے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا وہ ہلاک ہوگا (ص۱۹)

(۶) وحی پر امین تھے | حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ حضرت جبریل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا یا محمدؐ معاویہ سے کام لیجئے کیونکہ وہ خدا کی کتاب پر امین ہیں اس حدیث کے سب روای صحیح احادیث کے ہیں صرف ایک میں کچھ ضعف ہے اور ابھی یہ بیان ہو چکا ہے کہ حدیث ضعیف مناقب میں حجت ہوتی ہے (ص۲۰)

(۷) **اللہ اور رسول ان کو چاہتے تھے** | آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دفعہ ام المومنین حضرت ام حبیبہ کے پاس گئے۔ حضرت معاویہ کا سر ان کی گود میں تھا اور وہ ان کے سر کا بوسہ لے رہی تھیں۔ آپ نے پوچھا کیا تم معاویہؓ کو چاہتی ہو؟ انہوں نے کہا میں اپنے بھائی کو کیوں نہ چاہوں؟ آنحضرت نے فرمایا اللہ اور رسول بھی معاویہ کو چاہتے ہیں۔ (صفحہ ۲۰)

(۸) **معاویہ کو خلافت ملے گی** | ابوبکر بن ابی شیبہ نے حضرت معاویہؓ سے روایت کی ہے وہ کہتے تھے مجھے اس وقت سے برابر خلافت ملنے کی امید رہی جب سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے معاویہ جب تم بادشاہ ہونا تو نیکی کرنا۔ ابویعلی کی روایت میں ہے۔ کہ اے معاویہ اگر تم کو حکومت ملے تو اللہ سے ڈرنا اور انصاف کرنا۔ دوسری حدیث سند صحیح سے ابویعلی نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے فرمایا کہ وضو کرو۔ جب وضو کر چکے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری طرف دیکھا اور فرمایا اے معاویہ اگر تم کو کہیں کی حکومت ملے تو اللہ سے ڈرنا اور انصاف کرنا۔ طبرانی نے اوسط میں اس قدر اضافہ کیا ہے کہ نیکوکاروں کی نیکی قبول کرنا اور بدکاروں سے درگذر کرنا۔ امام احمد نے حدیث حسن میں روایت کیا ہے کہ جب حضرت ابوہریرہ بیمار ہوئے تو بجائے ان کے حضرت معاویہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے پانی کا برتن اٹھایا اور آپ کے ساتھ ہو لئے جب وضو کرانے لگے تو آنحضرتؐ نے وضو کے دوران ایک مرتبہ یا دو مرتبہ سر اٹھایا اور فرمایا اے معاویہ اگر تم کو کہیں حکومت ملے تو اللہ سے ڈرنا اور انصاف کرنا۔ حضرت معاویہؓ کہتے ہیں اس وقت سے مجھے برابر یہ خیال رہا کہ مجھے عنقریب خلافت ملنے والی ہے یہاں تک کہ مل گئی۔

(۹) **آپ کے لئے نجات کی دعا** | دوسری حدیث جس کے سب راوی ثقہ ہیں (گو بعض ان سے مختلف فیہ ہے) یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہؓ کے لئے دعا مانگی کہ

اللھم علم الکتاب والحساب	یعنی یا اللہ معاویہ کو حساب کتاب سکھا دے
ومکن لہ فی البلاد وقہ	اور شہروں پر اس کو قبضہ دے دے اور
سوء العذاب	عذاب کی برائی سے اس کو بچا لے (تطہیر الجنان ص۲۴)

(۱۰) **صحابی اور فقیہ تھے** | صحیح بخاری میں عکرمہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباسؓ سے

کہا گیا کہ معاویہ ایک ہی رکعت وتر پڑھتے ہیں تو حضرت ابن عباس نے فرمایا وہ فقیہ ہیں اور دوسری روایت میں یوں ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں (صہ ۲۹)

(۱۱) **خطیب تھے** | صحیح بخاری و صحیح مسلم میں روایت ہے کہ حضرت معاویہؓ ایک مرتبہ مدینہ میں خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اے اہل مدینہ تمہارے علماء کہاں ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ آج ہی کے دن فرماتے تھے کہ یہ عاشورہ کا دن ہے۔ آج کا روزہ خدا نے تم پر لازم نہیں کیا مگر میں نے روزہ رکھا ہے پس جو چاہے رکھے جو نہ چاہے نہ رکھے۔ علامہ نووی لکھتے ہیں کہ حضرت معاویہ نے کسی کی نسبت سنا تھا کہ وہ شخص عاشورہ کے روزہ کو واجب یا حرام کہتا ہے (صہ ۳۱)

(۱۲) **عرب کا نوشیرواں** | امام بخاری نے اپنی تاریخ میں روایت کی ہے کہ حضرت ابن عباس نے کہا کہ بادشاہی کی قابلیت معاویہ سے بہتر میں نے کسی میں نہیں دیکھی اسی کے مطابق وہ روایت ہے کہ حضرت عمرؓ جب ملک شام میں تشریف لے گئے اور حضرت معاویہ کو ان کی افواج کی کثرت اور جاہ و جلال کو ملاحظہ فرمایا تو بہت خوش ہوئے اور فرمایا معاویہ عرب کا نوشیرواں ہے یعنی باعتبار اپنی عظمت سلطنت اور جاہ و جلال کے (صہ ۳۵)

(۱۳) **رسول کی نماز** | ایک اور حدیث میں جس کے سب راوی صحیح حدیث کے ہیں بجز ایک کے کہ وہ بھی ثقہ ہے۔ حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نہیں دیکھا کہ اس کی نماز آپ کی نماز سے زیادہ مشابہ ہو سوائے معاویہ کے (صہ ۳۶)

اکابر صحابہ نے حضرت معاویہ سے روایت کی۔ مثلاً حضرت عبداللہ ابن عباس۔ عبداللہ بن عمر۔ عبداللہ بن زبیر۔ جریر بجلی۔ معاویہ بن خدیج۔ سائب بن یزید۔ نعمان بن بشیر وغیرہ رضوان اللہ علیہم اجمعین (صہ ۳۸)

معاویہؓ کے گھوڑے کی اڑائی ہوئی گرد عمر بن عبدالعزیزؒ سے افضل ہے | علامہ موصوف قاضی عیاض سے نقل کرتے ہیں کہ ایک شخص نے معافیٰ بن عمران سے پوچھا کہ عمر بن عبدالعزیز اور حضرت معاویہ میں کیا فرق تھا۔ معافیٰ کو یہ سن کر غصہ آگیا کہ اصحاب نبی کسی دوسرے کا قیاس وہ آپ کے سالے تھے آپ کے کاتب تھے اور وحی الٰہی پر آپ کے امین تھے۔ اسی طرح (مشہور محدث)

عبداللہ بن مبارکؒ سے بھی منقول ہے جن کی جلالت اور امانت اور پیشوائی متفق علیہ ہے اور وہ علم فقہ اور ادب اور نحو اور لغت اور شعر اور فصاحت و شجاعت اور سخاوت و کرم کے جامع تھے ان سے پوچھا گیا اے ابو عبدالرحمان معاویہ افضل ہیں یا عمر بن عبدالعزیز۔ ابن مبارکؒ نے کہا خدا کی قسم وہ غبار جو معاویہ کے گھوڑے کی ناک میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جاتا تھا عمر بن عبدالعزیز سے ہزار درجہ افضل ہے۔ معاویہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی۔ حضور سمع اللہ لمن حمدہ فرماتے تھے اور وہ ربنا لک الحمد کہتے تھے اس عظیم الشان شرف سے بڑھ کر اور کیا بزرگی ہو سکتی ہے۔ جب عبداللہ بن مبارکؒ جیسے شخص حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ایسا کہتے ہیں کہ خود حضرت معاویہؓ بھی نہیں بلکہ ان کے گھوڑے کی ناک کا غبار عمر بن عبدالعزیز سے ہزار درجہ افضل ہے تو اب کیا شبہ کسی معاند کو اور کیا اعتراض کسی غبی منکر کو باقی رہ سکتا ہے؟ (تطہیر الجنان ص۱۵)

علاوہ ازیں اس کتاب میں علامہ موصوف نے ان تمام اتہامات و مطاعن کا مفصل اور مدلل جواب دیا ہے جو کہ روافض اور ان کے ہم خیال حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر رکھتے ہیں۔ مگر چونکہ صحابہ پر مطاعن اور بہتانات فی نفسہٖ گناہ اور رفض ہے اس لئے مندرجہ بالا مناقب کی موجودگی میں اب مطاعن وغیرہ کی تردید سے مضمون زیادہ طویل ہو جائے گا۔ جو اصحاب ضرورت سمجھیں وہ اصل کتاب کی طرف توجہ فرمائیں۔

مولانا شاہ ولی اللہ کا ارشاد حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے ازالۃ الخفا مقصد اوّل کی فصل پنجم کی تیسری تنبیہ حضرت معاویہ سے بدگمانی اور بدگوئی کی تردید میں تحریر فرمائی ہے وہ لکھتے ہیں کہ حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک شخص تھے۔ اصحابِ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں سے اور زمرۂ صحابہ رضوان اللہ علیہم میں بڑے صاحبِ فضیلت تھے۔ تم کبھی ان کے حق میں بدگمانی نہ کرنا اور ان کی بدگوئی میں مبتلا نہ ہونا ورنہ تم حرام کے مرتکب ہو گے[1]

پھر وہ قریباً تمام وہ احادیث لائے ہیں جو کہ میں نے اوپر ذکر کی ہیں اور کچھ ان کے

---

[1] ص۴۷۶ جلد اول طبع بریلی۔

علاوہ بھی ہیں۔

جنت واجب ہے مثلاً یہ کہ بروایت ام حرام صحیح طور سے ثابت ہو چکا ہے۔ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کا پہلا لشکر جو دریا میں جہاد کرے گا اس کے لئے جنت واجب ہو گی۔ اور سب سے اول دریا میں بعہد خلافت حضرت عثمانؓ، حضرت معاویہؓ نے جہاد کیا ہے اور ان کے اسی لشکر میں ام حرام بھی تھیں جنہوں نے دریا سے نکلنے کے بعد انتقال کیا

مجدد الف ثانی مجدد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ دفتر اول مکتوب ۶۶ میں صحابہ کے مرتبہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"حضرت حمزہؓ کے قاتل وحشی جو ابتدائے اسلام میں ایک ہی بار سید الاولین و آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے مشرف ہوئے۔ اویس قرنی سے جو خیر التابعین ہیں افضل ہیں جو کچھ وحشی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی ہی صحبت میں حاصل ہوا اویس قرنی کو یہ خصوصیت انتہا میں بھی میسر نہ ہوئی"

اس کے بعد عبد اللہ بن مبارک کی مندرجہ بالا گھوڑے کی ناک کے غبار والی روایت درج کی ہے۔

امام مالک کا فتوئے قتل اور مکتوبات کے دفتر اول مکتوب ۲۵۱ میں حضرت معاویہؓ کے مناقب میں مندرجہ بالا احادیث ۳، ۴، ۸ نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں

"امام مالک نے حضرت معاویہ اور حضرت عمرو بن العاص کے گالی دینے والے کو قتل کا حکم دیا ہے[1] .... ان کو گالی دینا حضرت ابو بکر، عمر اور عثمان کو گالی دینے کی طرح خیال ہے"

پھر امام شافعی کا قول لکھتے ہیں کہ

امام شافعی کا حکم "ان کی (صحابہ کی) خطا کو بھی زبان پر نہ لانا چاہیئے اور ان کے

[1] غلط روایات کی رو سے کہا تو یہ جاتا ہے کہ اموی حکومت خطبات میں حضرت علیؓ پر تبرا کرتی تھی جس کو عمر بن عبد العزیز نے بند کیا مگر صورت حال یہ ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کو ضرورت فتویٰ پڑی حضرت معاویہ اور حضرت عمرو بن العاص کو گالیاں دینے والوں کے خلاف ع　ببیں تفاوت راہ از کجا تا بکجا　(ابو المحمود)

ذکرِ خیر کے سوا اور کچھ نہ بیان ہو۔"

حضرت معاویہؓ کی خلافت میں رفاہِ مسلمین کے کام

(۱) پہاڑوں کے ایک طرف بند بندھوا کر زراعت کے لئے جگہ جگہ پانی کے ذخائر جمع کئے گئے[۱]

(۲) بخارا کا پہاڑ کاٹ کر ایک نہر نکالی گئی[۲]

(۳) بصرہ کی نہروں کو دوبارہ کھدوا کر صاف کرایا گیا۔[۳]

(۴) کظامہ۔ الازرق اور شہداء وغیرہ کئی نہریں نکالی گئیں۔[۴]

ان انہار و ذخائر سے فوائد کا اندازہ اس سے کیجئے کہ صرف مدینہ کے گرد و نواح میں ڈیڑھ لاکھ وسق خرما ایک لاکھ وسق گیہوں پیدا ہوتا تھا۔[۵]

(۵) مصر میں شہر قیروان بسایا جس میں لاکھوں مسلمانوں کو آباد کیا گیا جو کہ افریقہ کا سب سے بڑا شہر ہو گیا۔[۶]

(۶) مرعش علاقہ شام کا شہر صدیوں سے اجڑا پڑا تھا اس کو دوبارہ آباد کر کے مسلمانوں کو بسایا گیا۔[۷]

(۷) انطاکیہ میں۔ فارس۔ بعلبک حمص۔ اور مصر کے مسلمانوں کو آباد کر کے ایک نو آبادی بنائی گئی۔[۸]

(۸) ۵۲ھ میں روڈس جزیرہ میں مسلمانوں کو آباد کیا گیا

(۹) ۵۴ھ میں ارواڈ میں مسلمانوں کو آباد کیا گیا۔[۹]

(۱۰) آپ کی کوشش سے بربری اور مصری لاکھوں کی تعداد میں مسلمان ہوئے جن کو شہر قیروان میں آباد کیا گیا۔[۱۰]

(۱۱) عرب عورتیں بھی یہودی عورتوں کی طرح مصنوعی بال لگا کر اپنا حسن دوبالا کرنے لگیں۔ مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ حج کے موقع پر مصنوعی بالوں کا ایک گچھا ہاتھ میں لے کر منبر پر کھڑے ہو کر مسلمانوں کو منع فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

---

[۱] وفاء الوفاء ص ۲۳۷ [۲] طبری جلد ۷ ص ۱۶۹ [۳] فتوح البلدان ص ۳۶۶ [۴] خلاصۃ الوفا ص ۱۳۶-۱۳۷، وفاء الوفا ص ۱۱۷

[۵] وفاء الوفا ص ۲۳۷ [۶] معجم البلدان و طبری [۷] فتوح البلدان [۸] فتوح البلدان ص ۱۵۴ [۹] ایضاً ص ۲۳۴

[۱۰] فتوح البلدان۔

سنا ہے کہ عورتوں کو اس فتنہ نے قوم یہود کو تباہ کر دیا ہے مسلمانو! باز آجاؤ۔[1]

(۱۲) آپ کے زمانۂ خلافت میں عباس بن عبداللہ اور عبدالرحمان بن حکم کے ہاں نکاح شغار (ادلہ بدلہ) ہوا حضور نے اس سے منع فرمایا تھا حضرت معاویہ کو پتہ چلا تو آپ نے تفریق کرا دی۔[2]

جہاد اور فتوحات | طبری نے لکھا کہ حضرت معاویہؓ کے زمانے میں خوارزم۔ کابل۔ افغانستان مکران۔ بلوچستان۔ سندھ۔ بلخ۔ بخارا۔ سمرقند تک فتوحات ہوئیں اور شمال مغرب کی طرف جو نصرانیوں سے جہاد ہوتا رہا ۴۱ھ کو حبیب بن مسلم کو بھیجا۔ پھر انہوں نے بادشاہ روم سے صلح کر لی اور انہیں مشغول رکھنا حضرت معاویہ کو ناپسند ہوا ۴۳ھ میں بسر بن ابی ارطاۃ نے ملک روم کا جہاد کیا جاڑے میں انہیں وہیں رکھا ۴۴ھ میں عبدالرحمان بن خالد بن ولید نے جہاد کیا یہاں تک کہ وہ قلونیہ پہنچ گئے۔ ۴۵ھ میں انہوں نے روم میں جاڑا گذارا اور انطاکیہ تک پہنچ گئے ۴۶ھ میں مالک بن ہبیرہ سکونی جاڑا ملک روم میں گذارا ۴۸ھ میں عبدالرحمان القیتی انطاکیہ سوداء تک پہنچ گئے ۴۹ھ میں پھر جنگ ہوئی اور فتح کے بعد بہت سے قیدی بھیجے گئے۔ ۵۴ھ میں جنارۃ ابن ابی امیہ کے ہاتھوں طرسوس فتح ہوا ۵۵ھ میں یزید بن معاویہ قسطنطنیہ پہنچ گیا ۵۹ھ میں عمرو بن مراۃ الجہنی نے خشکی میں جہاد کیا۔ اور اس سال سمندر کا جہاد نہیں ہوا۔ ادھر مغرب بعید میں بربر سے لے کر مراکش تک جہاد کیا گیا اور فتوحات حاصل ہوئیں

حضرت معاویہ نے اسی برس کی عمر میں نصف رجب ۶۰ھ میں انتقال فرمایا۔ وصیت کے مطابق رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ناخنوں کا تراشہ اور موئے مبارک آپ کے نتھنوں اور آنکھوں اور کانوں میں بھر دیئے گئے۔ دمشق میں دفن ہوئے ان کے جنازہ کی نماز ضحاک بن قیس الفہری نے پڑھائی۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

---

[1] صحیح بخاری [2] ابوداؤد کتاب النکاح۔